ایک اور موضوع

زمانہ حال کے بعض مدعی سادات وعلماء شیعوں کے ہم خیال ہو کر صحابہ کرام کی دونوں جماعتوں میں جو جنگ جمل وصفین وغیرہ ہوا ان کے باہمی تنازع ومخالفت کو اجتہادات پر حمل نہیں کرتے جیسا کہ اہلسنت کا صحیح عقیدہ ہے اور حضرت معاویہ اور ان کے ہم خیال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں اور ان میں باہمی بغض وعداوت دائمی سمجھکر قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ردی روایات تواریخ پر جم کر ان سے بدظن ہو کر داخل وعید شدید ہوتے ہیں۔ جنگ جمل وصفین کے مقتولین کی نزع ومخالفت کو ہم ایسا سمجھیں گے جیسا کہ پہلے بزرگوں میں بتقاضائے بشریت لڑائی جھگڑے ہوئے اور ایک دوسرے کے مخالف ہوتے یہ ایک عارضی امر تھا جو بعد کچھ عرصہ کے رفع دفع ہو گیا۔ پھر صحابہ کی باہمی مخالفت کو ہمیشہ کی عداوت وبغض اعتقاد کرنا سینہ زوری اور خلاف ہے قولہ تعالے رحماء بینہم کے لہٰذا اس نزع کو نیکی پر حمل کرنا چاہیئے ورنہ آئمہ اطہار پر دھبہ لگتا ہے۔ جیسا کہ کتاب شوائط البرکات مطبوعہ کریمی پریس لاہور کے صد ۱۱۳ و ۱۱۴ پر لکھتے ہیں۔ اہل رضوان در جنگ صفین وغیرہ کے قاتل ومقتول کی بغاوت وخطا تو ہم ایسا سمجھیں گے۔ جیسا اکثر پیغمبروں اور تمام آئمہ علیہم السلام کی اولاد حسین میں کبھی ایسا کام نافرجام مخالفت طبع بشری سرزد ہوئے ہیں تو پھر بھی ہم مسلمان ان پر بدگمان نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اول یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں میں تنازع اور عناد بلکہ خون تک فساد قرآن میں عیاں ہے۔ دوم تمہاری مجالس المومنین میں ہے جو معتبر کتاب شیعہ سے ہے کہ محمد بن حنفیہ بن حضرت علی نے دعوے اپنی امامت کا کیا اور حضرت زین العابدین کی امامت کا منکر ہوا تاکہ حجر الاسود تک نوبت پہونچی اور حجر الاسود نے امام زین العابدین کی امامت پر

شہادت بھی دی تو پھر محمد بن حنفیہ بن حضرت علی نے دعوئے اپنی امامت سے دست بردار نہ ہوئے اور عناد و فساد سے باز نہ آئے تب بھی شیعہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو معصوم جانتے ہیں اور کوئی کلمہ ترک ادب ان کی شان میں نہیں کہتے۔

سوم مختار ثقفی بھی کہ بالاجماع منکر امامت حضرت زین العابدین کا تھا جس سے اور کام بھی معصوم کے حق میں بدانجام واقع ہوئے یہاں تک کہ پسر صلبی حضرت کو جو عبداللہ نام تھا، کوفہ میں قتل کر ڈالا۔ پس دیکھو باوجود ایسے ظلم اور ستم کے شیعہ اس کی فضیلت کے قائل ہیں، جیسا تمہارے نوراللہ شوستری نے علامہ حلبی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

"در حسن عقیدت او شیعہ را سخن نیست کفایت غایۃ الامر چوں بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتند اندا ورا بدشنام تناول نمودہ اند حضرت امام محمد باقر بر این معنے اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشت گان ما را کشت و مباح ہا فرستاد" الخ چہارم مجالس المومنین میں نوراللہ شوستری نے ابوبکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زید شہید امام محمد باقر کی امامت کا قطعی منکر ہوا، اور اپنی امامت کا دعوے اس طرح کیا کہ نادار ہے کہ ہم اہلبیت میں سے امام ہیں۔ جو آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکھے، پس شیعہ زید شہید اور اس کی اولاد سے کچھ بدگمانی نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ سب کو واجب المحبت جانتے ہیں۔ پنجم امام حسن عسکری و حضرت جعفر ثانی اخی علیہ السلام کا آپس میں امامت کی بابت نہایت ہی دور دراز تنازعے بے اندازہ رہا علی ہذا القیاس اسی طرح تمام آئمہ علیہم السلام کی اولاد میں باہم دیگر عناد و فساد رہا ہے تاکہ خروج تلوار تک نوبت پہنچی جن کو یہ فتور اور بھی زیادہ دیکھنے منظور ہوں۔ وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ میں دیکھے۔ کیوں صاحب جو امام معصوم سے باغی ہوئے اور قتل تک بھی نوبت پہونچی وہ تو آپ کے نزدیک واجب المحبت ہیں، اگر اس طرح ہم نے بھی حضرت عثمان و عمار کے قاتلان وغیرہ پر کچھ طعن نہ کیا تو کیا نقصان ہوا کیونکہ جب معصوم کے باغی مرحوم ہوتے۔ اور کی بغاوت کی کیا شکایت ہے۔

فقیر کاتب الحروف عرض کرتا ہے حق تبارک و تعالٰے نے اہل بغاوت کو مومن فرمایا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں جماعتوں کا اسلام مساوی رکھا اور بعد صلح دخلع خلافت باتفاق صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفۃ المؤمنین قرار پائے بلکہ حضرت امام حسین علیہ وعلےٰ آبائہ السلام نے بھی ان کی بیعت کر لی جیساکہ کاتب الحروف نے اپنی کتاب النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ میں اس کو ثابت کیا ہے علاوہ اس کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اور آپ کے فضائل جو کتابہائے مذکورہ میں درج ہیں کب مورد طعن ہو سکتے ہیں باقی رہا آپ کا یزید پلید کو اپنا ولی عہد کرنا اگرچہ آپ سے لغزش واقع ہوئی مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لغزشوں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اور دعا آپ کی مقبول ہے جن بعض صحابہ رضی اللہ عنہ سے خطائیں ہوئیں بعض پر حد شرعی بھی جاری ہوئی اگر ایسے ہی ان سے بھی خطا ہو گئی تو بتقاضائے بشریت معذور ہیں۔ اور آپ کی دعا سے امید مغفرت ہے اور آپ کا خاتمہ یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بڑا اچھا ہوا چونکہ حضرت حسین علیہ السلام کو درجہ اکبر شہادت حاصل ہونا تھا۔ نیز یہ فضیلت شہادت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال میں ہوتی تھی۔ اس لئے ان کی شہادت کے وسائط پیش آئے۔ اگر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید پلید کو ولیعہد نہ کرتے تو شہادت کیسے ہوتی۔ گویا منکرین صحابہ کو حصول شہادت مذکورہ سے درد شکم ہے۔ نیز اہلسنت والجماعت بجز ملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دوسروں کو معصوم اعتقاد نہیں کرتے۔ علاوہ شیعوں کے دیگر اولیائے کرام کے لئے حفظ الٰہی شامل حال ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ جمل وصفین کی اخبار غیب بیان فرمائی ہیں، معاذ اللہ۔

اگر کوئی صحابی مورد طعن ہوتا تو ضرور آپ اس کا نام لیکر کچھ فرما دیتے۔ مگر آپ نے بجز دعائے خیر کے ان کے حق میں کچھ نہیں فرمایا۔ اور شیعوں کی من گھڑت حدیثیں اور روایات وغیرہ قابل اعتبار نہیں اور جو جماعت معاویہ رضی اللہ عنہم پر شیعوں نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جوابات النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ سے ملاحظہ ہوں۔ ود

کتاب فقیر کاتب الحروف سے مل سکتی ہے۔ پس جو شخص کہ دو جماعت صحابہ میں بغض و عداوت دائمی نفسانی کا قائل ہو وہ شیعہ ہے اس سے پرہیز لازم ہے۔ دیکھو مکتوبات شریف دفتر سوئم وغیرہا میں۔

الغرض اہلسنت والجماعت کا یہی اعتقاد ہے کہ کسی صحابی کا ذکر خیر بجز خیر و نیکی کے نہ کریں۔ کیونکہ تمام صحابہ کرام بحکم قرآن وحدیث بہشتی ہیں اور جنتیوں پر جو طعن کرے وہ خود مردود مطعون ہے اور سادات کرام مثل کشتی نوح علیہ السلام ہیں۔ صحابہ مثل ستاروں کی اور سمندر میں جہاز و کشتی کو بجز ستاروں کے راہ نہیں ملتا اور حدیثوں کے مفہوم سے ثابت ہوا کہ بجز محبت و اعتقاد صحابہ کے محبت اہلبیت کرام کام نہیں آئے گی اور شیعہ عقیدہ کفر سے اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بائی کاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جاوے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی اور شیعہ سید کی علامت یہی ہے کہ شیعہ بجز تین چار صحابہ کے سب کو کافر و مرتد اعتقاد کرتے بلکہ کہتے ہیں وہ تین چار بھی در حقیقت مرتد تھے۔ ان کے عقائد فقیر کی کتاب مذکورہ بالا سے ملاحظہ ہو۔ پس جس نے کسی صحابی کو بنظر حقارت دیکھا تو اس نے گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت و برکت کی تحقیر کی اور اس کو آپ کی امت کے ادنے شیخ کی صحبت کے اثر کے برابر نہ سمجھا کہ مرید شیخ کی صحبت سے پاک ہو جاتے ہیں صحابہ کو بجز اثر صحبت الٹا کفر و ارتداد حاصل ہوا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ۔